ماہنامہ الحق کی خصوصی اشاعت
حیات و خدمات نمبر
بیادشیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنیؒ

دارالعلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث ،رونق مسند تدریس حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنیؒ بیشمار اوصاف وکمالات کی حامل شخصیت ، گویا تنہا اپنی ذات میں ایک انجمن ،علم وعمل دعوت و جہاد سے بھرپور زندگی اور لازوال جدوجہد کو حیطہ تحریر میں لانے کیلئے ادارہ ''الحق'' نے ان کی حیات و خدمات اورعظمت وکمال کوخراج عقیدت پیش کرنے کیلئے حسبِ سابق خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا۔ درجنوں نامور اہل قلم ،صحافی ،علماء ومشائخ کی تحریرات پر مشتمل خصوصی اشاعت بحمدللہ چند ماہ کے عرصہ میں ساڑھے چھ سوصفحات کی ضخامت میں شائع ہوا،اسی حوالہ سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا پیش لفظ بطور تعارف نذر قارئین ہے۔.................(راشدالحق سمیع)

کسی ہمدم دیرینہ کا وصال ملاقاتِ مسیحا وخضر سے بہتر ہے تو ایسے کسی محبّ صادق کی جدائی بھی قلب وجگر کے شق ہو جانے سے کم صدمہ نہیں، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ جیسے محبّ مخلص،صدیق حمیم حبیب وخلیل کی جدائی پر قلم نے سر بشکست ہو کر عجز وا ماندگی کا اظہار کیا،سینکڑوں علماء ومشائخ عمائدین وقائدین پر بلاامتیاز مذہب ونسل سالوں تعزیتی احساسات کا اظہار کرتا رہا،مگر متاع دین و دنیا والدمکرم اور وسیلہء جنت والدہ محترمہ مرحومہ پر ہزار خواہشوں کے باوجود قلم سُن ہوگیا،بعض جگری دوست جن سے تعلق اور رشتے کی بعض اکابر نے ثلث الاثافی سے تشبیہ دی ان کی جدائی پر بھی جذبات واحساسات کے سارے سوتے خشک ہوگئے اوران کیلئے آہ وشگوں کا اظہار چند کلمات تعزیت ومرثیہ سے بھی نہ کرسکا، عجز ودرماندگی کی ایسی صورتحال اس وقت مولانا مرحوم کے بارے میں ہے تعلق بدوِشعور سے قائم ہوا، ایک گاؤں، ایک محلّہ، ایک گلی، ایک مدرسہ،ایک درسگاہ میں پلے پوسے ،گو مولانا مجھ سے سات آٹھ برس بڑے تھے مگر محبت، تعلق،

اپنائیت ،موانست کی ایک دنیا وفات تک قائم رہی ، ذہنی یگانگت اور سفر وحضر کی رفاقت کا سلسلہ انکے وصال حقیقی تک نہ صرف قائم بلکہ ہر لحظہ زندہ اور تابندہ رہا۔

حضرت والد صاحب مرحوم کے دیو بند بسلسلہ تدریس جانے سے قبل ہماری قدیم مسجد میں ایک شہتوت کے درخت کے نیچے جو طلبہ ان سے مستفید ہوئے ان میں افغان جہاد کے سرخیل مولانا محمد یونس خالصؒ جیسے ذہین وزیرک طالب علم بھی تھے، جو بعد میں اپنے وقت کے امام المجاہدین بنے۔ اسی مسجد کے درخت کے نیچے تقسیم ہند سے چند ماہ قبل (۱۹۴۷ء) دو چار گنے چنے خوش بخت طلبا میں ایک مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ بھی تھے، جو جاتے وقت شیخ المحد ثین اور استاد المجاہدین کے تمغے سینے پر سجا کر رب العالمین کے دربار میں پیش ہوئے اور وہاں سے راضیۃً مرضیۃً کے انعام واکرام سے سرفراز ہوئے۔

دارالعلوم دیوبند کا آغاز ایک چھوٹی سی مسجد میں انار کے درخت کے نیچے ملا محمودؒ اوران کے چہیتے شاگرد (شیخ الہند) محمود حسن کے پڑھنے پڑھانے سے ہوا، یہی صورتحال اکوڑہ خٹک کی مسجد ککے زئی میں درخت کے نیچے اُس وقت کے ملا محمود (مولانا عبدالحقؒ) اوران کے تلامذہ، مولانا خالص اور مولانا شیر علی شاہ کے تعلیم وتعلم کی بنی، اللہ تعالیٰ نے یہ دیو بند اول اور دیو بند ثانی (حقانیہ) کے درمیان ایک تکوینی مشابہت پیدا فرمائی۔ اس آغاز سے انجام تک علم وعمل ،عزیمت واستقامت کی لمبی داستان ہے جس کی کچھ جھلک ماہنامہ ''الحق'' کے اس خصوصی اشاعت کی شکل میں پیش کی جارہی ہے، یہ جانے والے مرحوم کی خدمات میں دارالعلوم حقانیہ کا ایک معمولی سا نذرانہ عقیدت ہے، جسے بضاعۃ مزجاۃ کے طور پر ان کی بارگاہ میں تحسین وعقیدت کے طور پر پیش کیا جارہا ہے، حضرت کے تلامذہ، خدام، متعلقین، احباب اور ملک کے نامور قدرشناس اصحاب علم وفضل کی محبتوں اور محنتوں کا یہ سجا سجایا گلدستہ وقت کی کمی اور مناسب اسباب کی قلت کے باوجود کسی حد تک آنے والی نسلوں کیلئے علم وعمل کے میدانوں میں رہنمائی کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مرتبین، منتظمین اور حضرت کے احباب متوسلین اور بالخصوص مقالہ نگاروں کی یہ کوشش قبول فرما کر حال اور مستقبل کی رہنمائی کا ذریعہ بنادے۔